سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

Laiq Khan

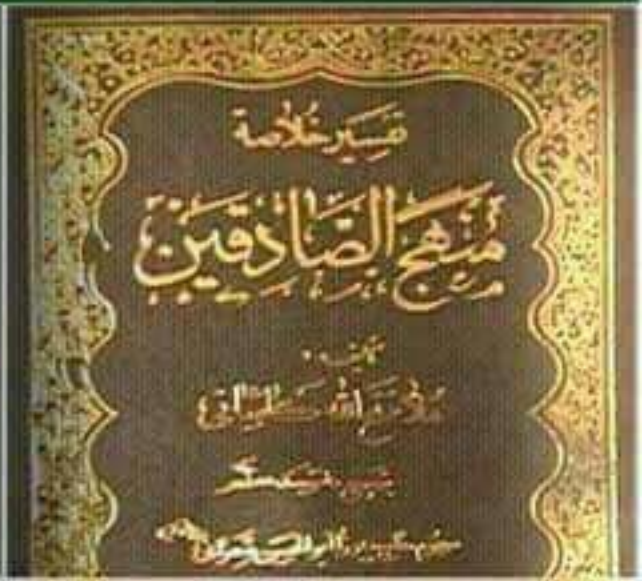

"جو شخص متعہ کئے بغیر دنیا سے چلا گیا، وہ قیامت کے دن ناک کٹا اٹھایا جائے گا۔"

بیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

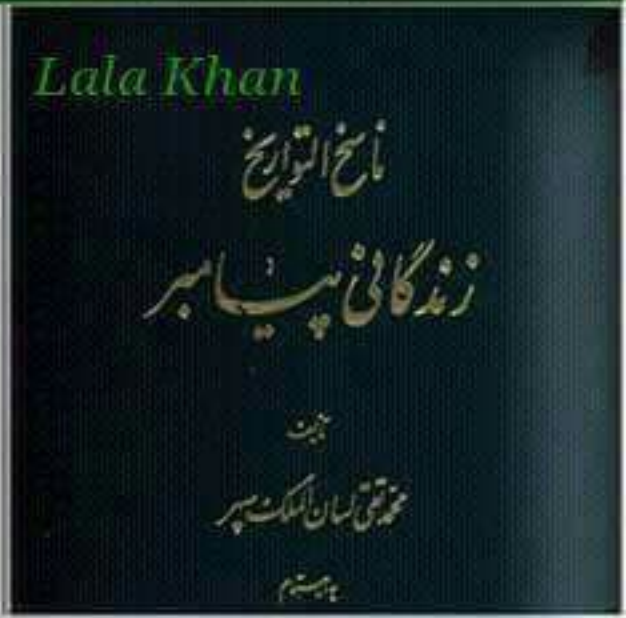

۲۵۲ ناسخ التواریخ

عم چندین چه جزع می‌کنی؟ سوگند یاد کرد که: جزع من از بیم موت نیست، بلکه از آن می‌ترسم که دین ابن ابی‌کبشه[1] در مکه گسترده شود. ابوسفیان گفت: عباس، من ضامنم که دین او را نگذارم شایع گردد.

و آن حضرت را از این روی ابن ابی کبشه گفتند، که آمنه مادر او دختر وهب بن عبدمناف بود و مادر وهب، شنرة بنت وهیب بن عامر بن عبدمناف بن قصی بود و او در بت پرستی با قریش مخالفت کرد و شعری شامی را پرستش می‌کرد و چون پیغمبر در پرستش اصنام نیز مخالف قریش بود او را ابن ابی‌کبشه گفتند و اشعار این آیه کریمه إِنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ[2] بدان است که رسول خدای اگرچه در نفی عبادت بتان با ابی‌کبشه موافقت دارد، اما در زیر بت شعرای نیز با او مخالفت کند.

ولادت
عبدالله بن زُبَیر

و هم در این سال عبدالله بن زُبَیر متولد شد و مسلمانان از ولادت او شاد شدند، چه یهود گفته بودند که: ما سحر کرده‌ایم که از مسلمانان فرزند نیاید.

ولادت نعمان بن بشر و زیاد بن سمیه

"ہجرت کے پہلے سال ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ متولد ہوئے اور ان کی ولادت سے اہل اسلام بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہود نے مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مہاجرین پر جادو کر رکھا ہے، لہٰذا ان کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ مگر ان کی ولادت نے ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا۔ لہٰذا اہل اسلام کو ان کی ولادت کی بہت خوشی ہوئی۔"

۳. سمیه نام مادر زیاد است چون پدرش معلوم نبود، گاهی به نام مادر و گاهی نیز با زیاد بن ابیه می‌نامیدند یعنی پسر پدرش

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

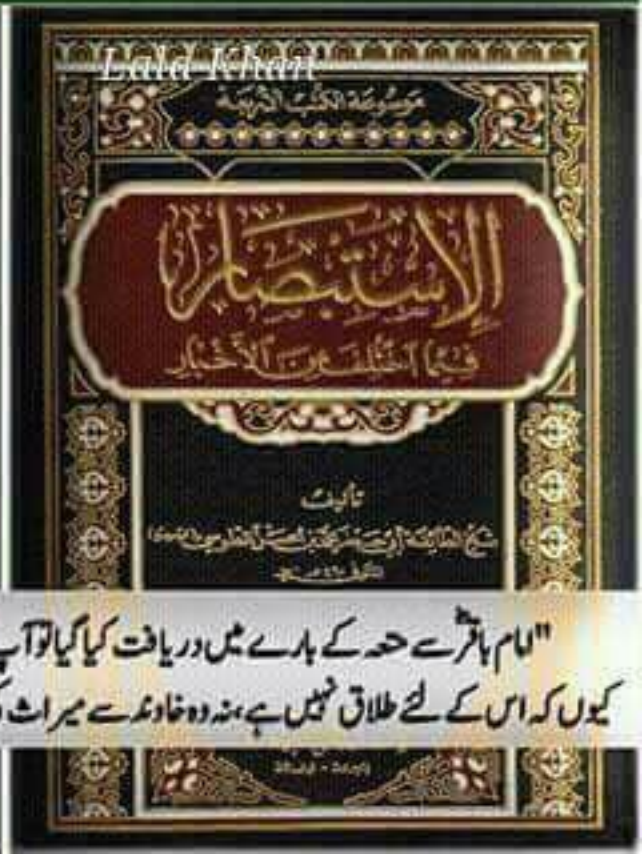

"امام باقرؒ سے حمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حمہ چار میں سے نہیں ہے،
کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے، نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

٦

نیز ہم یہ بھی بتادیں کہ شیعہ مذہب میں حمہ میں طلاق نہیں ہوتی جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

"محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين سعيد ومحمد بن خالد البرقي عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر (ع) في المتعة قال: ليست من الأربع لأنها لا تطلق ولا ترث وإنما هي مستأجرة"

"امام باقرؒ سے حمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حمہ چار میں سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے، نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

الاستبصار، جلد:۳، صفحہ:۵۴۴

رافضی حضرات جو اس روایت کی بنا پر اپنے ذہن کا گند کچھ اس طرح نکالتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ نکاح ہی نہیں کیا تھا بلکہ حمہ کیا تھا اور ان سے حمہ کی صورت میں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تھے، تو اگر ایسا ہوتا تو حضرت اسماءؓ کو طلاق کی ضرورت نہ ہوتی مگر جب اس صورت میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کو طلاق ہوئی تھی۔

ابن سعد طبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

"أن الزبير طلق أسماء فأخذ عروة وهو يومئذ صغير"

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہ جو ابھی بچے تھے، انہیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

الطبقات الکبریٰ، جلد:۸، صفحہ:۱۹۹

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت اسماءؓ نے نکاح کیا تھا، اگر انہوں نے حمہ کیا ہوتا تو ان کو طلاق کی ضرورت نہ پڑتی۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

Lala Khan

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

٧٢ ذكر أيام معاوية بن يزيد بن معاوية، ومروان بن الحكم والمختار بن أبي عبيد، وعبد الله بن الزبير ٧٣

الخبر بتمامه وما قاله الناس في متعة النساء ومتعة الحج وتنازعهم في ذلك وما ذكر عن النبي ﷺ من أنه حرمها عام خيبر [ولحوم الحمر الأهلية] وما ذكر في حديث الربيع بن سبرة عن أبيه وقول عمر «كانت في عهد رسول الله ﷺ، ولو تقدمت بالنهي لفعلت بفاعل ذلك كذا وكذا» وما روي عن جابر قال: تمتعنا في عهد رسول الله ﷺ، وخلافة أبي بكر، وصدر من خلافة عمر، وغير ذلك من أقاويلهم، في كتابنا المترجم بكتاب «الاستبصار» وفي كتاب «الصفوة» وفي كتابنا المترجم بالكتاب «الواجب في الفروض اللوازم» وما قال الناس في غسل الرجلين، ومسحهما، والمسح على الخفين، وطلاق السنة، وطلاق العدة وطلاق التعدي، وغير ذلك.

وقد حدث النوفلي، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، قال: حدثني منصور بن شيبة، عن صفية بنت أبي عبيد، عن أسماء بنت أبي بكر، قالت: لما قدمنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع أمر من لم يكن معه هدي أن يحل، قالت: فأحللت، فلبست ثيابي، وتطيبت، وجئت حتى جلست إلى جنب الزبير، فقال: قومي عني، فقلت: ما تخاف؟ قال: أخاف أن أثب عليك؟ فهذا الذي أراد ابن عباس.

وقد ذكر هذا الحديث عن أبي عاصم غير النوفلي، وقد تنازع الناس في ذلك: فمنهم من رأى أنه على متعة النساء، ومنهم من رأى أنه أراد متعة الحج؛ لأن الزبير تزوج أسماء بكراً في الإسلام، زوجة أبو بكر معلناً، فكيف تكون متعة النساء.

بين ابن الزبير والحصين بن نمير

ولما هلك يزيد بن معاوية ووليها معاوية بن يزيد نمي ذلك إلى الحصين بن نمير ومن معه في الجيش من أهل الشام، وهو على حرب ابن الزبير، فهادنوا ابن الزبير، ونزلوا مكة، فلقي الحصين عبد الله في المسجد، فقال له: هل لك يا ابن الزبير أن

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کے ساتھ باکرہ ہونے کی حالت میں اسلام میں (اسلام کے طور طریقوں کے مطابق یعنی نکاح) شادی کی تھی، اور حضرت ابو بکرؓ نے کھلے عام یہ شادی کرائی تھی، پس اس سے کیسے متعۃ النساء ثابت ہو سکتا ہے۔"

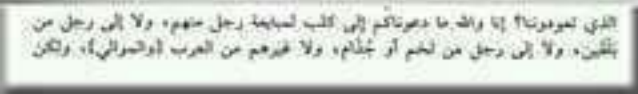

الذي تعودوننا؟ إنا والله ما دعوناكم إلى كلب لمبايعة رجل منهم، ولا إلى رجل من بلقين، ولا إلى رجل من لخم أو جذام، ولا غيرهم من العرب [والموالي]، ولكن

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

أخبرنا إسماعيل بن عبد الله بن أبي أويس، حدثني أبي عن هشام بن عروة أن المنذر بن الزبير قدم من العراق فأرسل إلى أسماء بنت أبي بكر بكسوة من ثياب مروية وقوهية رقاق عتاق بعدما كُفّ بصرها، قال: فلمستها بيدها ثم قالت: أف! ردّوا

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہؓ جو ابھی بچے تھے، انہیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

محمد بن زياد عن أبي واقد الليثي صاحب النبي ﷺ، أخبره في حديث رواه أنه شهد اليرموك، قال: وكانت أسماء بنت أبي بكر مع الزبير، قال: فسمعتها وهي تقول للزبير: يا أبا عبد الله والله إن كان الرجل من العدو ليمرّ بسعي فتصيب قدمه عروة أطناب خبائي فيسقط على وجهه ميتاً ما أصابه السلاح.

أخبرنا يزيد بن هارون، أخبرنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه أو عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر اتخذت خنجراً زمن سعيد بن العاص للصوص، وكانوا قد استعروا بالمدينة، فكانت تجعله تحت رأسها.

أخبرنا كثير بن هشام، حدثنا الفرات بن سلمان عن عبد الكريم عن عكرمة قال: سئلت أسماء بنت أبي بكر هل كان أحد من السلف يُخشى عليه من الخوف؟ قالت: لا ولكنهم كانوا يبكون.

أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس، حدثنا زهير عن أبي إسحاق عن مصعب بن سعد قال: فرض عمر الأعطية ففرض لأسماء بنت أبي بكر ألف درهم.

أخبرنا عفان بن مسلم، حدثنا حماد بن سلمة، حدثنا هشام بن عروة أن الزبير طلّق أسماء فأخذ عروة وهو يومئذ صغير.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة أن أسماء لبست المعصفرات المشبعات وهي محرمة ليس فيها زعفران.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر أنها قالت: ما رأيت أسماء لبست إلا معصفراً حتى لقيت الله وإن كانت لتلبس الدرع يقوم قياماً من المعصفر.

أخبرنا عارم بن الفضل، حدثنا حماد بن زيد عن هشام عن فاطمة بنت المنذر

١٩٩

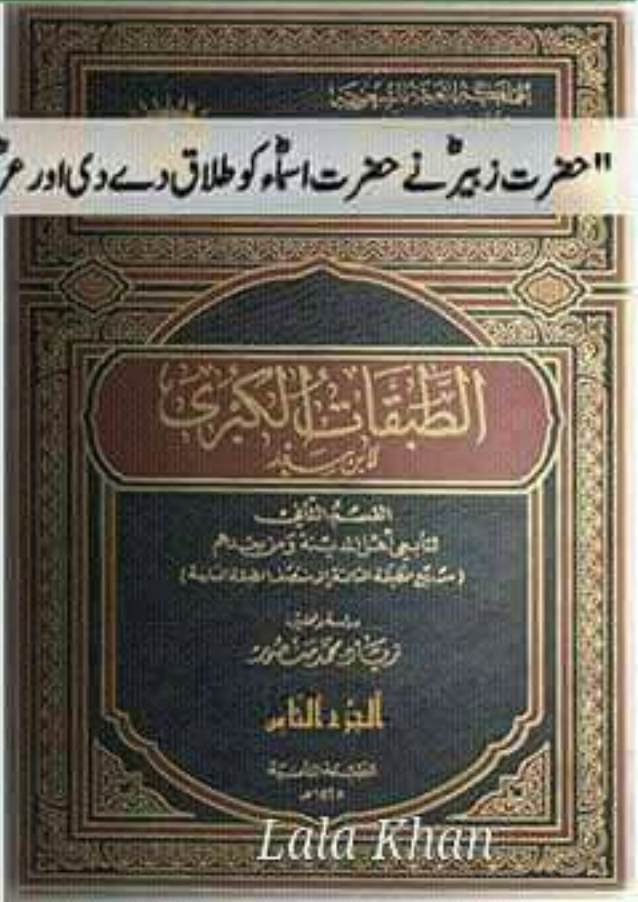

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

بناتهن وأمهاتهن لأنهن ، ليست بأمهات على الحقيقة نسباً أو رضاعاً فيكون بناتهن أخوات ، وأمهاتهن جدات ، ولا يتجاوز التحريم بهن ، لأنه لا دليل عليه ، ولأنه عليه السلام زوج بناته :

زوج فاطمة رضي الله عنها علياً وهو أمير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه ، وأمها خديجة أم المؤمنين ، وزوج بنتيه رقية وأم كلثوم عثمان ، لما ماتت الثانية ، قال : لو كانت ثالثة لزوجناه إياها ، وتزوج الزبير أسماء بنت أبي بكر ، وهي أخت عائشة ، وتزوج طلحة أختها الأخرى .

وأما النبي ﷺ فسمى أباً لقراءة من قرأ « النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وهو أب لهم وأزواجه أمهاتهم » ولحديث سلمان عن النبي : أنا لكم مثل الوالد .

وقال بعض شيوخ المخالفين ممن يشار إليه : الناس يقولون لمعوية خال المؤمنين لأنه أخو أم حبيبة بنت أبي سفيان وهي أم المؤمنين ، وأخو الأم خال ، ولمحمد بن أبي بكر أنه خال المؤمنين لأنه أخو عائشة ، وقال قوم إنه لا يجوز أن يقال ولا يكون خالاً لما ذكرناه من أن الاسم لا يتعدى ، ولو كان إخوتهن خالاً لما جاز لواحد منهم أن يتزوج امرأة أصلاً ، لأنها بنت أخته إذ أخته أم المؤمنين والمؤمنات ، ولأن هذا الاسم لو تجاوز إلى البنات وغيرهن لما جاز لأحد أن يتزوج بنات زوجات النبي

قسم لواحدة فهل يجب عليه انتهاء أن يقسم للبواقي أم لا ؟ قيل فيه وجهان .

Lala Khan

المبسوط في فقه الإمامية

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر

محمد بن الحسن بن علي الطوسي

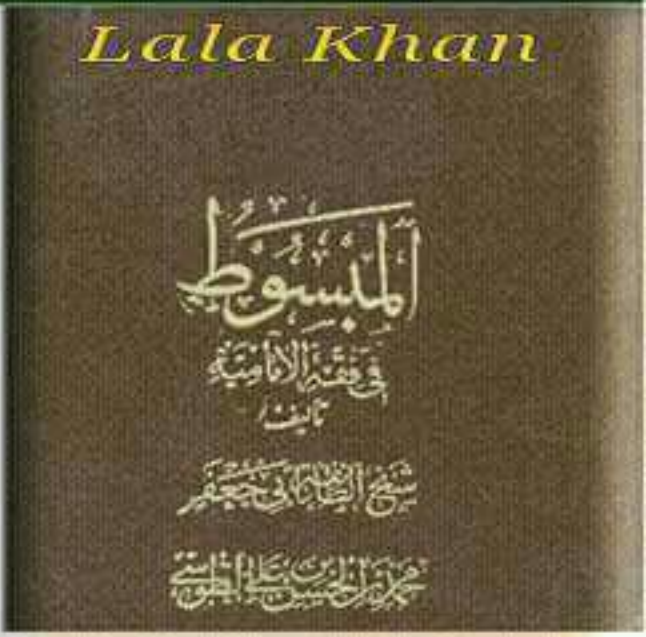

رسول اللہ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں،
اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)
اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

۴.۳

اسی طرح شیعہ مجتہد اول شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی نے سارا مسئلہ ہی سرے سے ختم دیا۔
دخترانِ رسول کا انکارِ شیعیت اور اسماءؓ بنت ابی بکر پر حملہ کا الزام شیعیت، ایک ہی پیراگراف میں طوسی نے
شیعہ رافضیین کے منہ بند کر دیے۔ طوسی لکھتا ہے کہ

> رسولؐ اللہ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں،
> اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)
> اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

Lala Khan

"المبسوط للطوسی، جلد:۴، صفحہ:۱۵۹"

ہم نہیں سمجھتے کہ شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی کی اس معتبر ترین گواہی کے
بعد بھی کسی ایسی گواہی کی ضرورت ہے کہ ایسا گھناؤنا الزام سیدنا صدیقؓ اکبر کی بیٹی پر لگایا جائے۔
شیخ الطائفہ نے تو قصہ ہی تمام کر دیا، ایک ہی پیراگراف میں ایک طرف رسولؐ خدا کا دفاع کرتے ہوئے،
اُن خوارج کے منہ پر طمانچہ مارا جو رسولؐ خدا کی اولاد کو کسی غیر کی اولاد گردانتے ہیں،
اور دوسری طرف اسی پیراگراف میں ہی صدیقؓ اکبر کی بیٹی کا دفاع کرتے ہوئے انکی شادی کا ذکر بھی کر دیا۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

(حرف الالف - القسم الاول) ٤٧٦ (أسماء)

كذا وقع في الحال من رواية حسين بن عياش عن ابن جريج عن أبي الزبير عن عبد الرحمن حدثني جدتي أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا صلاة لمن لا وضوء له الحديث وأخرجه البيهقي وكذا جدته أسماء بنت سعيد بن زيد

٥٣ (أسماء) بنت سلامة وقال سلمة بن عزيزة بضم المهملة وتشديد الزاي ابن جندل بن أمير بن تهلان بن دارم التميمية الدارمية ... ذكرها ابن السكن فيمن أسلم بمكة قال وعياش بن أبي ربيعة بن المغيرة القرشي واسم أبيه أسماء بنت سلامة وقال أبو عمر أسماء بنت سلمة بن عزيزة كانت من المهاجرات هاجرت مع زوجها إلى الحبشة وولدت بها عبد الله بن عياش بن أبي ربيعة ثم هاجرت إلى المدينة وتزوجها الخلاس روت عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم وروى عنها ابنها عبد الله بن عياش بن أبي ربيعة ... قلت وخطأ ابن منده ترجمتها بترجمة عتيبة أسماء بنت عمرو وسيأتي ذلك في ترجمة عتيبة إن شاء الله تعالى

٥٤ (أسماء) ...

"حضرت اسماءؓ مکہ میں بالکل ابتداء میں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئی تھیں، ابن اسحاق کے بقول سترہ افراد کے بعد۔
اور حضرت زبیرؓ بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔"

الحيض من طريق عائشة قالت وعلمت أسماء بنت شكل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قالت له يا رسول الله كيف تغتسل احدانا اذا طهرت من الحيض الحديث وذكرها أبو موسى في الذيل من طريق الشعبي بسنده الى أبي بكر بن أبي شيبة ... سمع فيه وقال ابو علي الجياني فيما بلغني عن الاستيعاب الأموي أبي واسمه ... من ذكره أبو عمر أو بعض الرواة وغلط في شكل ولا أعلم اسماء بنت يزيد بن سكن الأنصاري ذكرها بعضهم ذكر أبيها وخطأ اسم جدها ونسبت اليه وسيأتي ذلك الخطيب أبو بكر الحافظ وليس في الانصار من اسمه شكل غلطه ثبت في صحيح البخاري وليس هذه الصحابية ان التي سألت امرأة من الانصار وابنها ابو الشيخ بن سيد الناس على ذلك وفيه نظر

٥٦ (أسماء) واقعة عبد الله بن الزبير بن العوام القرشية وهي بنت أبي بكر الصديق وأمها قتيلة بنت عبد العزى قرشية من بني عامر بن لؤي ... أسلمت قديما بمكة قال ابن السكن بسنده سبعة عشر نفسا وتزوجها الزبير بن العوام وهاجرت وهي حامل منه بولده عبد الله فولدته بقباء وخلصت الى ان ولي أبوها الخلافة ثم الى ان قتل وعاشت بعده طويلا وكانت تلقب ذات النطاقين قال أبو عمر سماها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأنها جاءت له بالزاد الجبيرة سفرة فاحتاجت الى ما تشدها به فحلت حقوها نصفين فشدت بأحدهما السفرة وانتطقت بالآخر منطقا قال كذا ذكر ابن السكن وغيره ... قلت وأصل القصة في صحيح مسلم دون التصريح برفع ذلك الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولفظ أسماء ذلك أبو عمر من طريق أبي نوفل بن أبي عقرب وأنها كانت فصاح كان في بيتها أعطي به شاة

الجزء الثامن

طبعت هذه النسخة على النسخة المطبوعة سنة ١٣٢٣ (م) في هذه الكتاب
بعد مقابلتها على النسخة الخطية المحفوظة في دار الكتب الأزهر الشريف بمصر

Lala Khan

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان